Regd No L 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل لاہور
یوم چہار شنبہ
شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½
فی پرچہ ۱
۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ
جلد ۳۸/۴ | ۱۲ وفا ۱۳۲۹ ہش | ۱۲ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۶۲

امریکی اور شمالی کوریا کی فوجوں میں گھمسان کا رن ٹینکوں سے مسلح ایک سالم امریکی کمپنی کا صفایا

ٹوکیو - تائیجون - ۱۱ جولائی۔ شمالی کوریا کے ٹینکوں اور پیدل فوج نے آج جنوبی کوریا کی فوجوں اور امریکی فوجوں کو عارضی دارالحکومت تائیجون کے جنوب کی طرف اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے تمام کے تمام امریکی ٹینک تباہ کر دیئے۔ اور پوری کی پوری کمپنی کا صفایا کر دیا۔ صرف ۲ ٹینک اور ۳۰ سپاہی بچ سکے۔ جنوبی کوریا۔ امریکنوں اور شمالی کوریا کی فوجوں کے درمیان اس سے پہلے آج تک ایسی بھیانک لڑائی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ لڑائی کل آدھی رات وریانگ کون کے قریب ہوگئی تھی۔ جو شمالی کوریا کی فوج اور تائیجون کے درمیان آخری قدرتی رکاوٹ ہے۔ امریکی تعداد میں کم تھے۔ لیکن شمالی کوریا کے سپاہیوں کی تعداد ۵ گنا اور ٹینکوں کی تعداد چار گنا تھی۔ امریکی پیدل فوج ایک سے زیادہ بٹالین سے زیادہ نہ تھی۔ صبح صبح گہری [illegible] شمالی کوریا کے سپاہی اس میں گھس گئے۔ اور جونہی ذرا مطلع صاف ہوا۔ ٹینکوں سے ان پر حملہ شروع کر دیا۔ یہ بھیانک صورت حال دیکھ کر امریکی فوج کو پسپائی کا حکم جاری کر دیا گیا۔ اور وہ شمالی کوریا کی مشین گنوں کا مقابلہ کرتی ہوئی جنوب کی طرف پیچھے ہٹ گئی۔ شمال مشرق کی طرف شمالی کوریا کی فوجوں نے شائیگون پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو عارضی دارالحکومت تائیجون سے ۵۵ میل دور ہے۔ آج امریکی جہازوں نے مشرقی ساحل پر شدید بمباری کی۔ اور بیشتر پلوں کو نقصان پہنچایا۔ جنرل میکارتھر کے اعلان کے مطابق امریکی طیاروں نے دشمن کے ۶۵ جہاز اور ۱۹۰ موٹر ٹرک تباہ کر دیئے ہیں۔

دو نامہ نگار ہلاک:- ایک اور اطلاع کے مطابق تائجون کے شمال میں مشرقی محاذ پر دو امریکی جنگی نامہ نگار بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

جاپان سے صلح:- معلوم ہوا ہے کہ کوریا کی جنگ کی ہمہ ہمی کے باوجود امریکی نائب وزیر امور خارجہ جاپان سے صلحنامہ کے کام میں مصروف ہیں۔ یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ شاید جاپان سے بغیر کسی معاہدہ کے ہی صلح کر لی جائے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ شائیگون کے شہر پر پہلے شمالی کوریا نے قبضہ کیا۔ پھر امریکنوں نے چھین لیا۔ لیکن پھر شمالی کوریا نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

آج آسٹریلیا کے ۳۰۰ ہوائی جہازوں نے بھی مغربی علاقوں پر اڑان کر کے بمباری کی۔ اور امریکی جہازوں نے بمباری کی غرض سے ۲۰۰ اڑانیں کیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے ایک اعلان کے مطابق اس وقت تک ۳۸۰ افراد لاپتہ ہلاک اور زخمی ہیں۔ جن میں سے ۲۷ مارے گئے یقینی کہے جاتے ہیں۔ ۹۴ زخمی اور ۲۵۴ لاپتہ ہیں۔

روس کا جواب:- حکومت روس نے آج سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل کو مطلع کیا ہے۔ کہ روس کے نزدیک کوریا سے متعلقہ اقوام متحدہ کی قرارداد غیر قانونی ہے۔ اور اس

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۹ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گھٹنوں کی درد میں آرام ہے۔ پیروں کی درد ویسی ہی ہے۔ مگر آج سر میں درد ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

لاہور ۱۰ جولائی۔ حضرت اماں جی بحرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ ربوہ سے لاہور تشریف لے آئی ہیں۔ آپ آجکل جودھامل بلڈنگ میں مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر کے ہاں قیام فرما ہیں۔

لاہور ۱۰ جولائی۔ کل مورخہ ۹ جولائی مکرم قریشی محمد اکرم صاحب ہاشمی بی۔ اے خلف کیپٹن محمد اسلم صاحب (۱۹ جی ماڈل ٹاؤن) کے ہاں دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ عزیزہ صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی نواسی ہے۔ اسی تقریب پر اماں جی بحرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ ربوہ سے تشریف لے آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ آج خدا کے فضل سے بخار نہیں ہوا۔ دل کی حالت بدستور ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

دو نئے قرضوں کا اجراء

کراچی ۱۱ جولائی۔ حکومت پاکستان نے تجارتی اداروں کو اپنا فالتو سرمایہ لگانے کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے دو نئے قرضے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک قرضہ ۲½ فی صدی کا ہوگا۔ جو ۱۹۵۶ء تک کے لئے ہوگا۔ یہ صرف ۲۰ جولائی کے لئے کھلا رہے گا اور دوسرا قرضہ ۳ فی صدی کا ہوگا۔ یہ بھی اس ماہ کی ۲۰ تاریخ کو کھلے گا۔ اور ۱۹۶۹ء تک ہوگا۔

افغانستانی سپاہیوں نے پاکستان کی حدود کے اندر داخل ہو کر مورچے بنا لئے

حکومت پاکستان کا افغانستان سے شدید احتجاج

کراچی ۱۱ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان سے افغان سپاہیوں کے پاکستانی علاقے میں گھس آنے اور آکر مورچے وغیرہ بنا کر فائرنگ وغیرہ کرنے کے سلسلے میں شدید احتجاج کیا ہے۔ واقعات یوں ہیں۔ کہ ۱۶ جون کے لگ بھگ سرحدی ستون نمبر ۱۱۷ کے قریب ۳۰۰ گز اندر آکر افغانی سپاہیوں نے پاکستانی علاقے میں مداخلت کر کے فوجی چوکی قائم کر لی۔ جب پاکستانی فوجی حکام نے ان کو سمجھا بجھا کر واپس بھیجنا چاہا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ جس پر وہ ناچار انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۷ جون کو پھر جب اس علاقے میں سکاؤٹوں کی ایک پارٹی گشت لگا رہی تھی۔ سرحد کے اس پار سے چالیس افغانی سپاہیوں نے گولیاں برسائیں۔ جن سے ایک صوبیدار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ اس کے بعد وہ فوجی حدود پاکستان میں آگئے۔ اور صبح تک اکا دکا فائر کرتے رہے۔ چنانچہ جوابی فائرنگ کی گئی۔ جس سے چار افغان مارے گئے۔ اور مقابلے کی تاب نہ لا کر پسپا ہو گئے۔ حکومت پاکستان نے اب اس سلسلے میں احتجاج کیا ہے۔ کہ اس بے جا مداخلت معذرت چاہی جائے۔ اور پاکستانی مجروحین و مقتولین کو جائز و معقول معاوضہ دیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے ایسے اقدام سے باز رہنے کا اعلان کیا جائے۔

اس میں روس کا کوئی ہاتھ نہیں

ایتھنز ۱۱ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان نے جو آجکل یہاں مقیم ہیں۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں بتایا کہ افغانستان کے ساتھ ہمارے تعلقات اتنے خوشگوار نہیں ہیں۔ جتنے کہ میں چاہتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ وہاں کے لوگ تو ہم سے دوستانہ تعلقات رکھنے کے بے حد خواہشمند ہیں۔ البتہ حکمرانوں کا ایک چھوٹا سا طبقہ غلط پراپیگنڈے میں مصروف ہے۔ آپ نے کوریا کے سلسلے میں پاکستان کی طرف سے سلامتی کونسل کی کامل تائید کا ایک بار پھر یقین دلایا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ کہ افغانستان کے پراپیگنڈے میں روس کا بھی کوئی ہاتھ ہے۔

کراچی ۱۱ جولائی۔ پاکستان کے صنعتی میلے میں شرکت کے لئے چیکوسلواکیہ کا سامان روانہ ہو گیا ہے۔

پاکستان کی صنعتی ترقی کا جائزہ

کراچی ۱۱ جولائی۔ حکومت پاکستان نے سوتی کپڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے سلسلے میں مرکز۔ صوبوں اور ریاستوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ جو اب تک ہونے والی صنعتی ترقی کا جائزہ لیگی۔ اور اس بات پر بھی غور کرے گی۔ کہ کھڈی کی صنعت کو کیونکر فروغ دیا جا سکتا ہے۔

شعیب قریشی کا عزم کراچی

ماسکو ۱۱ جولائی۔ ماسکو میں مقیم پاکستانی سفیر مسٹر شعیب قریشی آج ماسکو سے لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ اپنی حکومت سے کسی اہم معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ جب سے آپ ماسکو میں متعین ہوئے ہیں۔ آپ کا اپنی مملکت کی طرف پہلا سفر ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ... لاہور [illegible]

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض حکم جو بادی النظر میں معمولی معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں اور ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کی عدم ادائگی خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ تمام مسلمان مرد عورتوں بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر ہے جو شخص اس فرض کو خود نہ ادا کرسکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص پر ایک صاع اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو ہمارے حساب سے پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولےٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع ہی ادا کرنا افضل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالےٰ تو نیتوں کو دیکھتا ہے۔ پس ایک شخص اگر نصف صاع ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اسکو ادا کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے غائت درجہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے۔ جس کی حیثیت اسکو سالم صاع کی ادائگی کا حکم دیتی تھی۔ مگر اسنے نصف صاع ادا کیا۔ پس ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق نیک نیتی سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ تا وہ مستحق ثواب بن سکے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی تو دلوں پر نظر ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ چونکہ فلاں شخص نے پورا صاع ادا کیا ہے لہٰذا وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ اور فلاں نے نصف صاع ادا کیا ہے اسلیئے وہ کم ثواب کا مستحق ہے بلکہ ہر شخص اپنی نیت اور اخلاص کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس چندہ کی ادائگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ تا بیواؤں اور یتامےٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جاسکے۔ اور انکی دعائیں آپ لوگوں کے لیئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو تو تمام رقم غربا پر خرچ کرنے کے بعد جو بچ جائے وہ مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے ؛؛ (نوٹ) مختلف علاقوں کے غلوں کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اوسط قیمت ۷ روپے فی من لگائی گئی ہے۔ اور اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۸ر اور نصف صاع کی قیمت ۴ر مقرر کی جاتی ہے

(نظارت بیت المال)

کوائف ربوہ!

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف جنرل سیکرٹری ربوہ)

فطرانہ:۔ ربوہ کے تینوں حلقوں میں فطرانہ وصول کرنے کے لئے جد و جہد ہو رہی ہے۔ حلقہ الف میں صوفی خدا بخش صاحب عبدؔ حلقہ ب میں قریشی عطاء اللہ صاحب اور حلقہ ج میں چودہری عبد الحق صاحب شاکر کو مقرر کیا گیا ہے۔ فطرانہ کی وصولی کے بعد عید سے قبل ہی یہ فطرانہ مقامی غرباء میں تقسیم کردیا جائے گا۔

تعمیرات: تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیادیں عمارت کیلئے تیار کی جارہی ہیں (۲) میاں محمد احمد صاحب کی کوٹھی مکمل ہو چکی ہے (۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تین مکانوں کی بنیادوں میں روڑی کوٹ دی گئی ہے اور ایک مکان کی بنیادیں تیار کردی گئی ہیں (۴) محلہ ا میں ایک مکان ٹھیکیدار نور احمد صاحب کا زیر تعمیر ہے۔

موسم: موسم خوشگوار ہے۔ بارش گو ربوہ میں نہیں ہوئی مگر لاہور۔ جہلم۔ چک جھمرہ وغیرہ میں بارش ہونے کی وجہ سے گرمی کی شدت کم ہوگئی ہے۔

درس قرآن:۔ ۲ جولائی کو مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے درس قرآن شروع کیا اور ۷ جولائی کو ان کی باری ختم ہوگئی۔ ۸ جولائی کو شیخ عبد القادر صاحب فاضل نے درس قرآن شروع کیا۔

متفرق (۱) چینی راشن کے کوٹہ کی تقسیم ہو رہی ہے (۲) یہاں دیسی دواخانہ کی ایک دوکان "دواخانہ خدمت خلق" ہے۔ مگر انگریزی ادویات کی کوئی دوکان نہ تھی۔ اب یہ کمی "شفا میڈیکو" کے کھلنے کی وجہ سے ایک حد تک پوری ہو چکی ہے۔

ممبران تعاون کمیٹی توجہ فرمائیں

جیسا کہ الفضل ۲۹ مارچ میں اعلان کیا گیا تھا ماہ مئی ۵۰ء سے تعاون کمیٹی کا دوبارہ اجراء ہوچکا ہے لیکن متعدد ممبران نے اس طرف توجہ نہیں کی ان کا فرض ہے کہ ہر ماہ کی قسط ۲۰ تاریخ سے پہلے پہلے جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بجاب "تعاون کمیٹی ابو العطاء" بھجوا دیا کریں۔ بصورت دیگر ان کے ذمہ جرمانہ ہوگا اور ان کا نام قرعہ میں بھی نہیں پڑے گا۔ جو دوست کمیٹی کے حصہ کی رقم لے چکے ہیں وہ اگر بروقت قسط ادا نہ کریں گے تو ان سے ساری رقم یکمشت وصول ہوگی۔

ابو العطاء جالندھری

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام

امت محمدیہ کے نام

ذکرِ الٰہی کی اہمیت کا بیان!

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رأیت ابراھیم الخلیل صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وغراسھا قول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ"

(المعجم الصغیر للطبرانی ص۱۱)

ترجمہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسراء کی رات دیکھا آپ نے مجھے فرمایا کہ اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے السلام علیکم پہنچا کر یہ خبر دے دیجئو کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور پھل آور ہے پانی بڑا شیریں ہے۔ لیکن اس کے میدانوں میں سبزہ پیدا کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان سبحان اللہ الحمد للہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ خلوص دل سے کہتا رہے۔

اس پیغام کا جواب یہ ہے کہ ہر مسلمان بکثرت ذکر الٰہی کرے۔ اور ساری زمین کو خدا کی تسبیح و تحمید اور تکبیر سے بھر دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہائت لطیف پیرایہ میں سمجھایا ہے کہ جو اس جہان میں بوؤ گے وہی اگلے جہان میں کاٹو گے۔ صلے اللہ علی سیدنا محمد و سیدنا ابراہیم وبارک وسلم

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

انڈونیشیا خط لکھنے والے احباب

آئندہ Batavia بٹاویہ (جاوا) کا نام جاکرتا Djakarta رکھا گیا ہے۔ احباب پتہ لکھتے وقت یاد رکھیں۔ ورنہ خطوط کا ملنا مشکل ہوگا۔

(وکیل التبشیر)

روزنامہ الفضل لاہور

۱۲ جولائی ۱۹۵۰ء

اسلامی سیاسی جماعتیں

(۱)

اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے اور انسانی زندگی کے ہر پہلو کو ایک خاص ایسے معیار پر لانا چاہتا ہے کہ جس کا مجموعی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرلے اسلام میں اس کو جنت کا حصول کہا گیا ہے۔ یعنی یہ دنیا بھی اس کے لئے ایک جنت بن جائے قرآن کریم میں جو دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک بہت زیادہ مشہور دعا یہ ہے کہ

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

یہ دعا نہائت مکمل ہے اور انسانی زندگی کے مقصد آخری کو نہائت اختصار سے اور نہائت موزوں اور نپے تلے الفاظ میں بیان کرتی ہے قرآن کریم میں صحیح زندگی گزارنے کے جو اصول دیئے ہیں ان میں اسی نقطہ نظر سے کمال اعتدال کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور ان اصولوں پر اس طرح چلنے کی ہدایات دی گئی ہیں کہ اگر انسان ان پر احتیاط سے چلے تو وہ جلد ہی اپنی منزلِ مقصود کو حاصل کرلیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کے معتدل طریقوں پر چلنا چھوڑ دیا۔ اور نہ صرف یہ کہ سوادِ اعظم نے اسلام اور اس کی تعلیم کو نظر انداز کردیا ہے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو عوام کی راہ نمائی کرتے رہے ہیں اکثر جادۂ مستقیم سے ہٹ جاتے رہے ہیں اور وقتی مؤثرات کے سامنے جھک جاتے رہے ہیں۔ اگرچہ ساتھ ہی ساتھ ایسے علمائے حق بھی پیدا ہوتے رہے ہیں جو صراطِ مستقیم کی طرف بلاتے رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا سوادِ اعظم مکمل تربیت کے سامان نہ ہونے کی وجہ سے روز بروز زیادہ سے زیادہ جادۂ مستقیم سے دور ہٹتا چلا گیا۔

جب تک مسلمانوں کے پاس دنیاوی حکومت رہی اور وہ دنیا پر سیاسی طور پر چھائے رہے تو ان کے عیوب چھپے رہے۔ لیکن جب دنیاوی حکومت جاتی رہی تو ان کے زخم بھی ننگے ہو گئے۔ اور وہ تمام دنیا میں رسوا ہو کر رہ گئے ہیں اب نوبت یہاں تک پہونچی ہے کہ باوجودیکہ دنیا کا چوتھا حصہ شاید ایسا ہے جو مسلمان کہلاتا ہے اور بعض ممالک میں ان کی اپنی حکومتیں بھی ہیں۔ مگر پھر بھی آج نہ تو مسلمانوں کا کوئی وقار ہے اور نہ اسلام میں کسی کو کوئی خوبی نظر آتی ہے۔

اسلام جو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ آج اس کی ترقی رک گئی ہے مخالف نظریئے اپنی پشت پر ہر طرح کی طاقت رکھتے ہیں سائنس۔ فلسفہ۔ مادی سامان سب کچھ مخالفین کے پاس ہیں مگر مسلمان کے پاس کچھ بھی نہیں نہیں کچھ بھی نہیں۔ وہ بالکل نادار ہو گیا ہے۔ ہر لحاظ سے۔ مال و متاع کے لحاظ سے۔ دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے اور سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ اخلاق کے لحاظ سے بھی اور اسلام کے لحاظ سے بھی آج وہ بالکل نادار۔ بالکل ننگا ہے بالکل بے سروسامان ہے۔ وہ اتنی تعداد رکھتے ہوئے بھی خدا کی دنیا میں تنہا ہے۔ کوئی اس کا یار و مددگار نہیں۔ نئی ترقی یافتہ قومیں اس کی جانی دشمن ہیں۔ وہ اس کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ وہ خیال کرتی ہیں کہ مسلمان کا وجود دنیا کی ترقی کے راستہ میں روک ہے۔ مسلمان ایک بڑے پتھر کی طرح تہذیب کی گردن میں لٹک گیا ہوا ہے۔ جو اس کو آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اسکو اور اس کے ساتھ اسلام کو بھی تہس نہس کر دیا جائے۔

یہ ہے مہذب دنیا کا خیال حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مہذب دنیا نے جس تباہی کے کنارے پر آج دنیا کو کھڑا کر دیا ہے۔ اس تباہی سے آج اگر کوئی دنیا کو بچا سکتا ہے تو صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس مہذب دنیا کو کون یہ بتائے کہ دنیا کو اس عذاب سے صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے؟ یہ مشکل اس لئے بڑھ گئی ہے کہ جن کو یہ امانت سپرد کی گئی تھی انہوں نے مختلف اوقات میں مختلف حالات سے متاثر ہو کر اسلام کی صورت ایسی مسخ کر دی ہے کہ یہ دنیا کو بجائے رحمت کے نعوذ باللہ ایک زحمت نظر آتا ہے

پچھلی چند صدیوں میں مسلمان علماء کے منہ کا نعرہ تھا جہاد۔ جہاد۔ جہاد" جہاد کے معنے یہ سمجھے جاتے تھے کہ مارو۔ قتل کرو۔ کافر ہو یا مرتد ہو کوئی ہو جو مسلمان نہیں اس کو جینے کا بھی کوئی حق نہیں یا تو سب مسلمان بنیں اور یا قتل ہو جائیں

بے شک اس دور فیج اعوج میں بھی علمائے حق پیدا ہوتے رہے۔ مگر فیج اعوج کا اثر بہر حال غالب رہا۔ اور باوجود اس کے کہ علمائے حق نے جہاد کے مسئلہ کو اپنے قول و فعل سے واضح کرنے کی کوشش کی۔ علمائے سُو نے سوادِ اعظم کی ذہنیت کو فیج اعوج کے عوامل کے اثر سے آزاد نہ ہونے دیا۔ اور ان کی ذہنیت میں اس کو دائمی طور پر سمو دیا۔ یہاں تک کہ اب بھی حالانکہ وہ حالات زمانہ کی وجہ سے تلوار استعمال کرنے کے بالکل ناقابل ہو چکے ہیں۔ یہی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں اور فیج اعوج کے غلط تصور جہاد کو اسلام کی فتح کے لئے ضروری سمجھتے ہیں مگر . . . . .

آج اس غلط تصور جہاد نے حالات کے زیر اثر "سیاست" کی صورت اختیار کرلی ہے چند صدیاں پہلے مسلمانوں میں جو تحریک بھی اٹھی۔ خواہ اس کا آغاز کتنا ہی حق پسندی سے ہوا ہو غلط تصور جہاد پر جاکر ختم ہوتی رہی ہے۔ مثلاً ہندوستان میں انیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو تحریک شروع کی تھی۔ بے شک وہ بھی "جہاد بالسیف" سے شروع ہوئی تھی۔ مگر آپ نے اپنے قول اور فعل سے جہاد کے صحیح حدود کو واضح فرما دیا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد اس تحریک نے عامیانہ رنگ اختیار کرلیا۔ اور اس انحطاط کی وجہ سے نہ صرف یہ تحریک خود ہی فنا ہو گئی۔ بلکہ اسلام اور ہندوستانی مسلمانوں کو بھی سخت نقصان پہونچا گئی۔

ہم نے اوپر ہندوستان کی مثال دی ہے حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ چند صدیوں میں تمام عالم اسلام پر ایک ہی طرح کے عوامل اثر کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے تمام عالم کے مسلمانوں کی ذہنیت بھی ایک ہی قسم کے سانچے میں ڈھلتی چلی آئی ہے۔ پہلے جب تک کچھ سکت باقی تھی تلوار کے جہاد کا نعرہ بلند رہا ہے۔ لیکن جب ملکی اور جنگی قوت مفقود ہو گئی تو "جہاد جہاد جہاد" کے نعرے نے "سیاست سیاست" کے نعرے کی شکل اختیار کرلی

ہم مسلمانوں کے ان گروہوں کا ذکر نہیں کر رہے جو اسلام سے بے پروا ہو کر مغربی سیاست کے سمندر میں کود پڑے ہیں۔ ان کا حال جیسا بھی ہے سو ہے۔ مگر یہاں ہم ان گروہوں کا یا مجلسوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کو بطور ایک سیاسی نظریہ کے تسلیم کیا ہے۔ اور بطور ایک سیاسی نظریہ کے اپنے اپنے ملک میں پیش کیا ہے۔ مصر میں اس کی مثال اخوان المسلمین ہے۔ اسی قسم کی اسلامی سیاسی انجمنیں دوسرے مسلمان کہلانے والے ممالک میں بھی ظہور پذیر ہوئی ہیں اس وقت ہمارے ہاں شائد مودودی صاحب کی جماعت اسلامی اس شمار میں آتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہاں صرف مودودی صاحب ہی سیاسی اسلام لے کر اٹھے ہیں۔ آپ سے پہلے کئی جماعتیں پیدا ہو ہو کر مٹ مٹا چکی ہیں۔ اس لئے ان کے خاص ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔ گو آجکل بھی مودودی صاحب کی جماعت کے علاوہ بعض اسلامی سیاسی جماعتیں برائے نام موجود ہیں۔ مگر وہ زیادہ تر سیاسی ہیں مذہب سے ان کو شائد کم ہی تعلق ہے یا بالکل تعلق نہیں۔ مثلاً احرار اور خاکسار مگر مودودی صاحب کی جماعت خالص سیاسی اسلام کی علمبردار ہو کر نکلی ہے۔ (باقی)

مبلغین سلسلہ کیلئے تحریک دُعا

(۱) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لبنان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(۲) مکرم سودیتا صاحب Sudita جماعت جاکرتا کے پہلے پریذیڈنٹ بعارضہ تپ دق۔ درد گردہ و بواسیر بیمار ہیں۔ اس وقت سینی ٹوریم Sanitorium میں زیر علاج ہیں۔ بیماری کا حملہ سخت ہے۔ اسی طرح ایک پرانے احمدی حاجی مارا وہاب صاحب بھی بیمار ہیں۔ احباب اپنے دونوں احمدی بھائیوں کی صحت کے لئے خاص طور پر رمضان المبارک میں دعا فرمائیں

(۳) مولوی نذیر احمد علی صاحب بعارضہ بخار دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(غلام احمد بشیر قائمقام وکیل التبشیر)

جناب مودودی صاحب کی تاویل دربارہ خاتم النبیین پر تبصرہ

قرآن مجید۔ حدیث نبویؐ اور عربی زبان کے معنوں کی رو سے

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

۲

حدیث نبویؐ اور مودودی صاحب کی تاویل

آیت کا مفہوم معلوم کرنے کا دوسرا طریق جناب مودودی صاحب نے حدیث نبوی کو قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں :-

" اس کے بعد حدیث کو دیکھئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ختم نبوت کی جو تشریح فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ میرے اور انبیاء کے تعلق کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک محل تھا جس کی عمارت بہت حسین بنائی گئی تھی مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ اب وہ جگہ میں نے آکر بھر دی اور عمارت مکمل ہو گئی "

بلاشبہ یہ درست ہے کہ قصر انبیاء سابقین ناقص و ناتمام تھا۔ ان کی شریعتیں غیر مکمل اور ادھوری تھیں۔ جب تک حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرما نہ ہوئے اور قرآنی شریعت کا نزول نہ ہوا جس کے بارے میں اللہ تعالے نے فرما دیا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ ظاہر ہے کہ یہ تشبیہ تکمیل شریعت پر دلالت کرتی ہے اور آئندہ صاحب شرع جدید پیغمبر کے آنے میں روک ہے اور اس سے کسے انکار ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس امر کا بالبداہت مقتضی ہے کہ آپ کے بعد نئی شریعت والا نبی نہ آئے اسی لئے محققین وصلحاء کی ایک بڑی تعداد نے خاتم النبیین کے معنوں میں کہا ہے لایأتی بعدہ نبی ینسخ شرعہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر ص۶۹) کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو شریعت اسلام کو منسوخ کرنے والا ہو یا امت محمدیہ میں سے نہ ہو۔ میرا یقین ہے کہ جناب مودودی صاحب خود بھی عمارت والی حدیث سے تکمیل شریعت ہی مراد سمجھتے ہیں۔ ورنہ وہ یہ اعتقاد کس طرح رکھتے ہیں کہ مسیح حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے اور انہیں حدیث مسلم میں نبی اللہ قرار دیا گیا ہے؟

خاتم النبیین کے مفہوم کی تعیین کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث مشعل راہ ہے۔ آیت خاتم النبیین ۵ ہجری میں نازل ہوئی۔ اور ۱۰ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صاحبزادہ ابراھیمؓ فوت ہوا (تاریخ الخمیس جلد ۲ ص۱۶۲) اس کی وفات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔ کہ اگر میرا بیٹا ابراھیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز جلد ۱ ص۲۳۷)

اب جناب مودودی صاحب اور ان کے رفقاء غور فرمائیں کہ اگر خاتم النبیین سے "سلسلہ نبوت کا قطعی انقطاع" ثابت ہو چکا ہوتا تو صاحبزادہ ابراھیمؓ کی وفات کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو نبی بن جاتا بلکہ یہ فرماتے اگر یہ زندہ بھی رہتا تب بھی نبی نہ بن سکتا کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں آیت خاتم النبیین کے پانچ برس بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لو عاش لکان صدیقاً نبیاً فرمانا۔ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ خاتم النبیین سے سلسلہ نبوت کے قطعی انقطاع کی "تاویل" نادرست ہے۔

سلف صالحین نے احادیث میں تطبیق کے انقطاع کو شارع نبیوں اور شریعت والی نبوت تک محدود قرار دیا ہے۔ اگر جناب مودودی صاحب بھی اس "محدودیت" کا اعتراف کرلیں تو سارا اختلاف حل ہو جاتا ہے۔ میں اس مضمون کی ایک صاف نقل کے ساتھ جناب مودودی صاحب کی خدمت میں ٹریکٹ "خاتم النبیین کے بہترین معنے" (مطبوعہ الفضل ۲ جولائی) بھی بصیغہ رجسٹری بھیج رہا ہوں تا وہ اس میں سلف صالحین کی ان عبارتوں کو ملاحظہ فرما کر غور فرما سکیں۔ اللہ الموفق

عربی زبان اور جناب مودودی صاحب کی تاویل

جناب مودودی صاحب عربی زبان کے اپنی تاویل کی تائید میں ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

" ختم کے اصل معنے مہر لگانے، بند کرنے اور کسی چیز کا سلسلہ منقطع کر دینے کے ہیں "

سب سے پہلے لفظ ختم کے "اصل معنے" کے لئے قرآن کریم کی مستند لغت المفردات کی عبارت ذیل قابل غور ہے۔ امام راغب تحریر فرماتے ہیں :-

" الختم والطبع یقال علی وجہین مصدر ختمت وطبعت وھو تاثیر الشئی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش ویتجوز بذلک تارۃ فی الاستیثاق من الشئی والمنع عنہ اعتبارا بما یحصل من المنع بالختم علی الکتب والابواب نحو ختم اللہ علی قلوبھم وختم علی سمعہ وقلبہ وتارۃ فی تحصیل اثر عن شئی اعتبارا بالنقش الحاصل وتارۃ یعتبر منہ بلوغ الآخر "

امام راغب ختم کے حقیقی معنے دو ہی قرار دیتے ہیں (۱) انگوٹھی یا مہر کے نقوش پیدا کرنا (۲) مہر یا انگوٹھی کے پیدا شدہ نقوش ان کے علاوہ معانی مجازی ہیں۔ چنانچہ مجازاً کبھی لفظ ختم مضبوط باندھنے اور روکنے کے لئے استعمال ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کسی چیز کے نشان پیدا کرنے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی اس کے مجازی معنے آخر تک پہنچنے کے بھی ہوتے ہیں۔

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ لفظ ختم مجازاً مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے حقیقی معنے یا نقوش مہر کے دوسری چیز میں پیدا کرنے کے ہیں یا پیدا شدہ نقوش کے ہیں ان معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا یا یہی معنی ہوگا کہ آپ میں اللہ تعالے نے تمام انبیاء کے کمالات جمع کر دیئے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ آپ کی امت میں آثار و کمالات نبوت پیدا ہوتے رہیں گے۔ مقام مدح کے رو سے بندش مطلقہ کا مفہوم نادرست ہے اور ختم اللہ علیٰ قلوبھم پر قیاس کرنا تو بالکل ہی نامناسب امر ہے۔

یہاں تک تو ہم نے ختم کے تمام معنوں کے لحاظ سے گفتگو کی ہے۔ مگر اہل علم پر واضح ہے کہ خاتم النبیین ایک مرکب اضافی ہے جو حضور علیہ السلام کے لئے مقام مدح پر استعمال ہوا ہے اس کے معنے کے معین کرنے کے لئے عربی زبان کے اسی قسم کے استعمال کو دیکھنا ضروری ہے جناب مودودی صاحب کا خیال ہے کہ عربی زبان ان کی تاویل کی تائید میں ہے اور ہمارا یقین ہے کہ عربی زبان میں اس طرح کا مرکب کبھی بھی "سلسلہ کے قطعی انقطاع" کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ جب بھی عربی زبان میں کسی کی مدح کے طور پر خاتم المفسرین، خاتم المحدثین، خاتم الاولیاء، خاتم المجتہدین۔ خاتم الائمۃ، خاتم الاکابر اور خاتم الشعراء کہا گیا ہے ہمیشہ اس کے ایک ہی معنے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ وہ ممدوح اس جماعت کا افضل و اکمل فرد ہے کبھی بھی ایسے استعمال کی صورت میں حالانکہ وہ عربی زبان میں بکثرت ہوا ہے اس کے یہ معنے نہیں لئے گئے کہ وہ اس سلسلہ کو قطعی منقطع کرنے والا ہے۔ عربی زبان کے اس واضح مسلسل اور بکثرت استعمال سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے جامع معنے افضل النبیین ہیں۔ اور جناب مودودی صاحب کی تاویل غلط ہے

ہماری غرض تحقیق حق ہے۔ جناب مودودی صاحب ایک عالم ہیں۔ ہم ان سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ خاتم النبیین کی طرح مرکب اضافی بطور مدح استعمال ہوا ہو اور اس کے معنے اس سلسلہ کو منقطع کرنے والے کے ہوں تو وہ ایسی مثال پیش فرمائیں۔ اسی غرض سے یہ مضمون بذریعہ رجسٹری بھیجا جا رہا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن مجید۔ حدیث نبوی اور عربی زبان کے استعمال کے رو سے جناب مودودی صاحب کی تاویل نادرست ثابت ہوتی ہے اور جماعت احمدیہ کا پیش کردہ مفہوم خاتم النبیین ہی درست ثابت ہوتا ہے :-

دین کو دُنیا پر مُقدّم کرو

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

(ایک پرانا مضمون)

(مرسلہ محمد سلطان صاحب اکبر چک ۳۵ جنوبی سرگودھا)

ذیل کا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس وقت تحریر فرمایا تھا۔ جب کہ حضور مدرسہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور اس مضمون میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مدرسہ ہذا کے قیام کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرتے ہوئے ایک نصیحت فرمائی ہے یہ مضمون بدر ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔ (ناقل)

"ان دنوں بدیوں کا جس قدر زور ہے اور مخالفین اسلام جو جو کارروائیاں اسلام کے نابود کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہیں۔ کوئی وقت خالی نہیں جاتا کہ جس میں دشمنان اسلام اسلام پر حملہ نہ کر رہے ہوں ایک تو مسیحیت کا غلبہ دوسرے آریہ مذہب کا جوش تیسرے فلسفہ اور سائنس کا چرچا۔ اور چوتھے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے لاعلمی۔ یہ ایسے روگ ہیں کہ جن کا علاج سوائے رحمت الٰہی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر مسلمان مذہب سے واقف ہوتے تو یہ بیرونی حملے چند دنوں میں ہی رائی کائی ہو جاتے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان خود اپنے مذہب سے واقف نہیں۔ کیونکہ جب اسلام جیسا کہ ہم یقین کرتے ہیں خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر اس میں کسی قسم کا نقص کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کہیں بھی دشمنان دین سے ہم کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔ (خدانخواستہ) تو یہ ہماری سمجھوں کا قصور ہے نہ کہ اسلام کا۔ اور دشمن بھی تبھی جوش سے حملہ کر رہا ہے۔ جب اسے ہماری کمزوری کا یقین ہو گیا ہے

پس سب سے بڑا نقص جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ انہوں نے کلام اللہ اور کلام الرسول کو چھوڑ دیا۔ اور دیگر لغویات میں پڑ گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے اعتقاد بگڑ گئے اور اعمال و اقوال خراب ہو گئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نقص کو دور کر دیا اور لاکھوں کی ایک جماعت قائم کی۔ جو خدا کے فضل سے قرآن شریف سے سچا اخلاص رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلعم کی بات پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسلام کے شیدائی اور سچائی کے فدائی ہیں اور نور ایمان بہت سے میدانوں میں ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

اس جماعت کو صراط مستقیم پر قائم کرنے کیلئے حضرت صاحب نے بہت سی تجاویز پر عمل کیا اور ہر ایک تجویز اپنے رنگ میں ایسی مفید ثابت ہوئی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ چنانچہ سب سے آخر میں آپ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری جماعت میں علماء کی بڑی ضرورت ہے جو کہ جماعت میں اسلام کے سچے اصولوں کی تعلیم دیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت سے خدا کے فضل و کرم سے بھٹکنے نہ دیں۔ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ جس کا مقصد دینیات کی تعلیم دینا تھا۔ اور آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ ناقل) نے پسند فرمایا۔ کہ آپ کی یادگار کے طور پر اس مدرسہ کو بڑے پیمانہ پر قائم کیا جاوے۔ اور اس میں ایسے علماء پیدا کرنے کی کوشش کی جاوے جو موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے اچھی طرح سے قابل ہوں۔ چنانچہ اس مدرسہ کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا اور اس وقت سے اس کے مفید اور کارآمد بنانے کی متواتر کوشش چلی آ رہی ہے لیکن وہی فساد جسے دور کرنے کے لئے اس مدرسہ کے قائم کرنے کی ضرورت پڑی تھی اس کے سدّ راہ ہوا۔ یعنی لوگوں کا دنیا کی طرف بڑھتا ہوا میلان۔ چنانچہ اب تک سوائے چند ایک طالبعلموں کے باقی کل کے کل وہی طالب علم ہیں۔ جن کو وظیفے کے زور سے اس مدرسہ میں داخل کیا گیا اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ باوجود حضرت اقدس کی یادگار ہونے کے اس مدرسہ کی طرف احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ورنہ چار لاکھ کی جماعت میں سے سو ڈیڑھ سو لڑکا اب نکل آنا کیا مشکل تھا۔ جو اپنے خرچ پر دین کے لئے تعلیم پاتا۔ قرآن شریف میں صریح حکم ہے۔ کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اور پھر فرمایا کہ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ پس بموجب ان آیات کے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ جو اپنی زندگی کا ایک حصہ کا دین کے حاصل کرنے میں لگائے اور پھر خواہ یہ لوگ تبلیغ دین پر ہی لگ جاویں اور خواہ دوسرے کام بھی کرتے رہیں۔ اور تبلیغ دین میں بھی مشغول رہیں۔ اور ہماری جماعت کا تو ایسے علماء کا گروہ پیدا کرنا فرض مقدم ہے۔ کیونکہ انہوں نے بیعت کرتے وقت عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے اب ایک طرف دنیا کی طرح طرح کی نعمتیں اور ترقیات کا سلسلہ نظر آتا ہے اور دوسری طرف پریشان و شوکت نظر نہیں آتی۔ پس یہی موقعہ ہے کہ صادقوں کا صدق آزمایا جائے اور متقیوں کے اتقاء کی آزمائش کی جائے اور مجھے یقین ہے کہ احباب ضرور اس کام کو پورا کرتے رہیں گے جن لوگوں نے اپنے پیرائے کو چھوڑ کر اور طرح طرح کے دکھ اٹھا کر بھی سچے راستے کو نہیں چھوڑا اور صراط مستقیم پر قائم رہے۔ ان پر یہ گمان کب ہو سکتا ہے کہ وہ اس کار ثواب کو پورا کرنے میں قاصر رہیں گے اور اب تک جو کچھ سستی ہوئی ہے اس میں صرف احباب کا ہی قصور نہیں بلکہ مجھے ماننا پڑتا ہے کہ خود ہمارا بھی قصور ہے۔ کیونکہ جب لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تو ہمارا فرض تھا۔ کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کرتے اور اگر پھر بھی وہ متوجہ نہ ہوتے تو بے شک ان پر الزام آتا۔ مگر گذشتہ را صلوٰۃ کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلانے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف مال سے بلکہ اولاد سے اس سلسلہ میں مدد دیں۔ اور جن کو خدا نے دو یا تین لڑکے دیئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں ایک لڑکا دیدیں جو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دینی حاصل کرے اور خدا چاہے تو ہزاروں لاکھوں کو راہ ہدایت دکھلا کر اپنے اور اپنے والدین کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور اجر کا مستحق ٹھہرے۔ یاد رکھو کہ جو خدا تعالےٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسی کو اس کی امید بھی نہیں ہوتی۔ من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیراً۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بیٹا قربان کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ان کو اس کے بدلہ میں اتنی اولاد کا وعدہ دیا گیا۔ کہ آسمان کے ستاروں کی طرح جس کا شمار نہ ہو سکے۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں قربانی کر دینے کا ارادہ کیا تھا۔ جس کے بدلہ میں ان کو یہ مرتبہ ملا۔ کہ آپ کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہو کر جس کی راہ میں مرنے والوں کی نسبت اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

پس یہ گمان مت کرو کہ تمہاری قربانیاں یا خدمتیں ضائع جائیں گی۔ اس کے بدلہ میں جو تمہارے لئے انعام مقرر کیا ہے وہ بہت بڑا ہے . . . . . .

. . . . . . یہ مت سمجھو کہ عربی یا دینیات کی تعلیم میں دنیاوی نفع نہیں رزق اللہ کے قبضہ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی اصلاح کے لئے جس شخص کو خدا تعالےٰ نے چنا وہ انگریزی نہیں جانتا تھا۔ نہ اس کا خلیفہ (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ ناقل) اس زبان سے واقف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکمت یہ بھی تھی کہ خدا تعالےٰ جسے چاہتا ہے۔ عزت دیتا ہے۔ انسان کی کوششوں سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا . . . . .

. . . . . .

غرضیکہ نہ یہی کہ ہماری موجودہ حالت ایک علماء کے گروہ کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ اور یہ کہ حضرت صاحب کی خواہش تھی کہ ہم میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو دین سے بکلی واقف ہوں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم بھی ہے کہ ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیئے یہ وقت خدمت کا ہے۔ جو ثواب کمانا چاہے کما لے ورنہ وہ دن آتے ہیں کہ جماعتوں کی جماعتیں دین میں داخل ہوں گی اور ہزاروں نہیں لاکھوں اپنا مال و اسباب اپنی جان اور اپنی اولاد خدا کی راہ میں پیش کر دینگے لیکن آج کل کی خدمت کرنے والوں کی نسبت وہ درجہ میں بہت کم ہوں گے

میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد احباب اپنے لڑکوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے بھیجیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور مستحق ثواب ٹھہریں گے . . . ."

(ماخوذ از بدر ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء)

درخواست دعا:۔ خاکسار عرصہ دراز سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے احباب صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (سردار محمد رام نگر لاہور)

مسلمانوں کیلئے ترقی مقدر ہے

(از مکرم غلام باری صاحب سیف)

مسلم قوم نے ایک مختصر عرصہ میں اتنی عظیم الشان ترقی کی۔ کہ اقوام عالم کی تاریخ میں اس نے اپنے لئے ایک بلند مقام حاصل کر لیا۔ لیکن جیسا کہ مشہور ہے ہر کمالِ را زوال۔ پھر مسلم قوم جب گری۔ تو اس قدر پستیوں میں گری۔ کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اور یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلے سے ہی بتایا جا چکا تھا۔ حضرت حذیفہؓ اکثر فتنوں وغیرہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے کہ ابواب الفتن میں اکثر احادیث آپ ہی سے مروی ہیں۔ حضرت عمرؓ ان سے اکثر پوچھتے رہتے تھے کہ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زمانہ کے متعلق کچھ فرمایا تھا۔ تعجب یہ ہے کہ مسلم قوم جس کی دھاک ایک وقت میں اقصائے عالم میں تھی۔ آج دنیا کی نظروں میں اتنی حقیر و بے مایہ ہے۔ وہ قوم جس نے قیصر و کسریٰ کے تاج کو پاؤں تلے روند ڈالا تھا۔ آج دنیا اپنے پاؤں تلے اسے مسل رہی ہے۔ مغضوب علیہم قوم یہود کے مرد نہیں عورتوں نے صحرائے عرب سے کس طرح عرب بدوؤں کو نکالا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوا۔ کیا۔ اس لئے کہ ہمارا خدا بدل گیا؟ کیا اس لئے کہ آج شریعت اسلامیہ بدل گئی؟ کیا اس لئے کہ آج ہم قلت میں ہیں؟ ان تمام باتوں کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ کوئی بھی نہیں بدلا۔ نہ خدا بدلا۔ نہ شریعت بدلی۔ لیکن اس کا کیا جائے کہ ہم ہی وہ نہیں رہے کیا آج ہمارے اخلاق وہی ہیں جو ہمارے اسلاف کے تھے۔ کیا۔ قومی کیریکٹر کا کوئی معیار ہم نے رکھا ہے۔ کیا بددیانتی۔ غداری۔ حرص۔ فریب۔ بدعہدی۔ تن آسانی ہمارے اندر گھر نہیں کر گئیں۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ اور یقیناً اثبات میں ہے۔ تو بتلائیے جس قوم میں یہ زہر سرایت کر چکے ہوں جس قوم کی نخل امید کو گھن کھا رہے ہوں وہ ترقی تو درکنار دنیا میں زندہ رہنے کے بھی قابل ہے؟ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آخر طبیعت یہ پوچھتی ہے۔ کہ خدایا یہ قوم دنیا میں کبھی ترقی کرے گی بھی؟ کیا اسلاف نے جو سبق پڑھے تھے یہ اخلاف ان اسباق کو پھر دہرائیں گے بھی؟ خدایا کیا ان کے اندر قومی نظم و ضبط۔ قومی دیانت۔ ایفائے عہد۔ ہمت۔ محنت کبھی پیدا بھی ہو گی ظاہری نظر تو حسرت سے مایوس ہوتی ہے۔ اور زبان حال سے یہی کہتی ہے۔ کہ دنیا کے نقشہ سے جو قومیں مٹنے والی ہیں ان میں یہ بھی بدقسمت قوم ہے۔ لیکن اس اندھیری شب میں ایک شعاع امید ہے۔ نہیں نہیں شعاع امید نہیں روشنی کا مینار بلند مینار ہے۔ جس پر یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آج سے ستاسٹھ سال قبل ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کشف دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک خیمہ لگا ہوا ہے۔ اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے۔ اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں۔ بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں۔ اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا ہوا آیا۔ **کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے۔** وہ جلد نکالو۔ پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے۔ کہ عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں۔ **اور یقین کامل ہے کہ اس قوت ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں۔ پھر خداوند کریم یاد دلائے گا۔ اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کریگا کہ ہر ایک برکت ظاہری اور باطنی اسی کے ہاتھ میں ہے۔"**

(مکتوبات جلد اول صفحہ ۲۰،۱۹ تذکرہ صفحہ ۵۹)

ظاہری نظر بھی یہی کہتی ہے۔ کہ جب تک یہ اپنے فراموش شدہ اخلاق کو اپنے اندر پیدا نہیں کریں گے یہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اور کشف بھی یہی کہتا ہے کہ یہ چیزیں ان کے اندر پیدا ہوں گی۔ یہ قوم پھر اس معراج کے زینہ پر ہو گی۔ جس پر کبھی تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ پتہ نہیں اس وقت زیادہ ترقی کر جائے۔

"مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔"

میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے۔ پتہ نہیں شروع میں زیادہ برستی ہے یا اخیر میں زیادہ برسے گی۔

غالباً ۱۹۴۸ء کے جلسہ کا واقعہ ہے۔ یہ جلسہ لاہور میں رتن باغ کے سامنے ہوا تھا۔ جس میں حضور المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے از روئے الہامات اور الہامات الٰہیہ سے یہ ثابت کیا تھا کہ یہ ہجرت ہمارے لئے مقدر تھی۔ پھر اپنے کشف بھی آپ نے سنائے تھے اس پر ایک غیر احمدی دوست نے لکھ کر یہ آپ سے پوچھا تھا۔ کہ پاکستان کے متعلق بھی آپ کو کوئی الہام ہوا ہے۔ اس پر حضور نے یہ فرمایا تھا۔ کہ پاکستان تو اب قائم ہو چکا۔ غالباً سوال کرنے والے کا مطلب مسلمانوں سے ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا تھا۔

"قطع نظر اس بات کے کہ اگر جنگ ہو تو کون کچھ آگے بڑھتا ہے۔ کچھ پیچھے ہٹتا ہے۔ اب کفر کے دن بیت گئے اب اسلام ہی آگے بڑھے گا۔ اب اسلام کی سرفرازی کے دن آ گئے ہیں (ملخص)

اس پر ہر چہار طرف سے نعرہ ہائے تکبیر جوش مسرت سے بلند ہونے لگے۔ شاید بعض طبیعتوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ یہود نامسعود کا جھنڈا گاڑنے والے یہ انگریز اور امریکن ان کے ہوتے ہوئے مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ ان کی سیاست مسلم سیاست کو کب پنپنے کا موقعہ دے گی۔ اور یہ کمیونزم کا عفریت آخر ان کے ہوتے مسلمانوں کو کون پوچھتا ہے۔ تو اس کے متعلق میں ایک ایسے موعود وجود کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جو مقرب بارگاہ الٰہی ہے۔ جس سے آج بھی خدا ہم کلام ہوتا ہے میری مراد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ آپ سورہ تطفیف کی تفسیر فرماتے ہوئے ۱۹۴۵ء میں آج سے پانچ برس قبل لکھتے ہیں۔ زیر آیت

کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون

"اس لئے یہاں کلا کا تکرار اس عذاب شدید کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے کہ اے عیسائیو اب ہوشیار ہو جاؤ! تم مطفف بنے ہوئے لوگوں کے حقوق کو غصب کر رہے ہو۔ اور دنیا کی ترقیات کے مزے لوٹ رہے ہو۔ میں نے تمہیں کہہ دیا تھا کہ اگر دنیا ملنے کے بعد تم نے نافرمانی کی۔ میرے اس احسان کو بھلا دیا اور میری طرف سے توجہ ہٹا کر دنیا پر گر گئے۔ تو پھر میں تمہیں وہ عذاب دوں گا جو آج تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ سو وہ عذاب کی خبر جو پہلے سے میں دے چکا تھا۔ اب اس کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی گرفت تم پر نازل ہونے والی ہے۔ جو نہایت شدید اور ہیبتناک ہو گی۔ پھر کلا کے اس تکرار پر غور کرنے سے ایک اور بات بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہاں تین دفعہ کلا کفر کے ذکر کے بعد آتا ہے۔ اور ایک دفعہ کلا مومنوں کے ذکر سے پہلے ہے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین جھٹکے عیسائیت کی تباہی کے لئے لگیں گے۔ اور چوتھا جھٹکا اسلام کے قیام کا موجب ہوگا۔ بظاہر جہاں تک عقل کام دیتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم جو ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی پہلا جھٹکا تھا جو عیسائیت کو لگا۔ اب دوسری جنگ جو شروع ہے یہ دوسرا جھٹکا ہے۔ اس کے بعد ایک تیسری جنگ عظیم ہو گی۔ جو مغرب کی تباہی کے لئے تیسرا اور آخری جھٹکا ہو گا۔ اس کے بعد ایک چوتھا جھٹکا لگے گا جس کے بعد اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا۔ اور مغربی اقوام بالکل ذلیل ہو جائیں گی۔

کیونکہ چوتھے کلا کے بعد ہی یہ ذکر آتا ہے۔ کہ اِنَّ الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون ... الخ

مبارک ہے وہ شخص جو خدائے بزرگ و برتر کی باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور پھر خدائی تقدیر کے موافق اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب کے متعلق ایک ضروری تصحیح!

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

چند دن ہوئے میں نے حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب مرحوم کے حالات میں لکھا تھا۔ کہ ان کے والد بزرگوار منشی احمد جان صاحب داخل بیعت مسیح موعود تھے مگر بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ منشی احمد جان صاحب بیعت کے اشتہار کی اشاعت سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے لیکن اس میں شک نہیں کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اتنا اخلاص تھا کہ اگر اشتہار بیعت کے وقت وہ زندہ ہوتے۔ تو ضرور داخل سلسلہ بیعت ہوتے۔

(مفتی محمد صادق ربوہ ۶ جولائی ۱۹۵۰ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء وکیل القانون کے بچے رشید احمد عمر ۹ سال، کو ۳ جولائی سے ٹائیفائیڈ بخار ہے۔ احباب بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبداللہ اعجاز)

(۲) محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ مدت مدید سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بیماری میں نسبتاً افاقہ ہے۔ درویشان قادیان اور جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل از لاہور)

مہاجرین کی امداد کے لئے قابل تقلید نمونہ

قابل رحم اور مفلوک الحال اپنے وطنوں سے علیحدہ شدہ لوگوں یعنی طبقہ مہاجرین کی خستہ حالی دیکھ کر دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اپنا چشم دید واقعہ متعلق احساس امداد مہاجرین جو قابل تقلید ہے اس کا ذکر کرنا ہوں تا کہ ہر اعلےٰ افسر کے دل میں ان مصیبت زدہ جلا وطن لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ وہ واقعہ یہ ہے ۵ ار مئی ۵۰ء کو مہاجرین ریلیف فنڈ کمیٹی بہاولپور گورنمنٹ کی میٹنگ میں بحیثیت غیر سرکاری ممبر کے میں شامل تھا کہ ایک مہاجر عبد العزیز خاں ریٹائرڈ رسالدار نے آنریبل کرنل ڈرنگ چیف منسٹر ریاست بہاولپور پریذیڈنٹ کمیٹی مذکور سے زبانی فریاد کی کہ ان کے گاؤں میں زمین کے جھگڑے پر ایک فریق نے دوسرے فریق کے دو آدمی قتل کر دیئے ہیں۔ اس قدر سن کر چیف منسٹر صاحب موصوف نے فوراً فرمایا ــــــ کہ میں کل موقعہ پر خود پہنچونگا اور سپیشل پولیس کو تحقیقات کے لئے مقرر کر دیا جاوے گا۔ تم موقعہ پر جلد پہنچ جاؤ۔ اس سے سائل کی کمال دلجوئی ہوئی اور وہ اپنے گاؤں کو فوراً واپس ہو گیا۔ بہاولپور سے کافی مسافت طے کر کے موقعہ پر چیف منسٹر صاحب کا جو سرد ملک کے رہنے والے ہیں موسم گرما میں جانا قابل تعریف اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ اسی طرح جملہ اعلےٰ افسران حکومت پاکستان اپنے اپنے حلقہ میں مہاجرین کی تکالیف میں ہمدردی کریں تو جلد مہاجرین کی جانکاہ چھوٹی اور بڑی دن رات کی ناگفتہ بہ مصیبتوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ جو نہایت ہی ضروری امر ہے۔ جس سے حکومت نوزائیدہ کا استحکام وابستہ ہے۔ اور چیف منسٹر صاحب بہاولپور نے جو ایک مہاجر کی تکلیف سنکر بجائے کسی اعلےٰ پولیس افسر یا کسی اعلےٰ جوڈیشل افسر کو بھیجنے کے خود فوراً موقعہ پر پہونچنے کا تہیہ کیا یہ واقعی بے حد تعریف کے قابل ہے۔ ریاست کے لئے ایسا چیف منسٹر ملنا دعا کی خوش قسمتی کا باعث ہے

راقم عبد المجید خاں مہاجر آف مشرقی پنجاب
ممبر مہاجرین ریلیف فنڈ کمیٹی ریاست بہاول پور
مقیم ۷-۲۷ ماڈل ٹاؤن لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ ار جون ۵۰ء کو بمقام موضع مرار تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ برخورداری زبیدہ بیگم بنت برادرم چوہدری شیخ احمد خان مرحوم و مغفور کا نکاح بالعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر ہمراہ برخوردار نذیر احمد خان پسر چوہدری عبد العزیز خان ولد خود چوہدری شیخ احمد صاحب، مولوی خواجہ جلال الدین صاحب مہاجر مقیم ظفروال نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم یہ تعلق جانبین کے لئے با برکت کرے آمین

عبد القادر بقلم خود ۲۵/۶/۵۰

تمام جہان کیلئے نظامِ نو

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

قاعدہ لیسرنا القرآن

جو کہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ اس کے ملنے کا پتہ یہ ہے

دفتر لیسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

بہت سے لوگوں نے اس نام سے جعلی قاعدے چھاپے ہیں۔ لیکن اصلی قاعدہ آپکو ہمارے ہاں سے ہی ملیگا اسی طرح قرآن مجید بطرز لیسرنا القرآن بھی ہمارے ہاں ہی سے مل سکتا ہے جن احباب کو ضرورت ہو بذریعہ V. P. طلب کریں۔

مینجر دفتر لیسرنا القرآن — ربوہ ضلع جھنگ

نادر موقعہ

ہم جرمنی سے نہائت عمدہ اور مشہور سائیکل CORDES کورڈز ڈائرکٹ امپورٹ کر رہے ہیں۔ سائیکل کی قیمت لاہور میں صرف Rs 115/- ہوگی۔ سائیکل میں نہائت عمدہ گھنٹی۔ گدی۔ اوزار رکھنے کا بٹوہ۔ پمپ اور لال شیشہ لگا ہوا ہوگا۔ جو اصحاب ہمارے پاس 25% ایڈوانس جمع کرائیں گے صرف انہیں کے پاس سائیکلیں فروخت کی جائیں گی۔

آج ہی پچیس ۲۵ روپیہ ارسال کر کے اپنا آرڈر بک کیجئے۔

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

دواخانہ نور الدین رض جودھامل بلڈنگ لاہور میں عورتوں اور بچوں کے علاج کا خاص انتظام ہے

اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق اینگلو پاکستانی مذاکرات

لندن ۱۲ جولائی۔ پاکستانی اسٹرلنگ فاضلات کے وہ مذاکرات جو ابتدائی طور پر گذشتہ ہفتہ مسٹر لیاقت علی خاں مسٹر غلام محمد اور سر سٹیفورڈ کرپس کے درمیان ملاقاتوں میں غیر رسمی طور پر زیر بحث تھے آج لندن میں "سرکاری" سطح پر شروع ہو رہے ہیں۔

آئندہ دنوں میں دونوں طرف کے افسران تبادلہ آراء کے ذریعہ معلومات مہیا کریں گے۔ تاکہ آخری مذاکرات میں پیش کی جا سکیں۔ جبکہ مسٹر غلام محمد اور سر سٹیفورڈ کرپس اکٹھے ہوں گے۔

. . . . مذاکرات کے متعلق اور کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں کیا جائے گا ــــــ مذاکرات دونوں ہی جانب سے بہت ہی خوشگوار فضا میں شروع ہو رہے ہیں۔ اور توقع ہے کہ کوئی ایسا خاطر خواہ تصفیہ ہو سکے گا۔ جس سے برطانوی ذرائع کے حدود کے اندر پاکستان کے لئے بہترین ممکن انتظامات کئے جا سکیں گے (اسٹار)

کوئٹہ میں پٹرول کی راشن بندی ختم

کوئٹہ ۱۱ جولائی۔ جولائی کے پہلے ہفتہ کے آغاز سے کوئٹہ میں پٹرول کی راشن بندی ختم کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا معاملہ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں

نیویارک ۱۱ جولائی۔ ہندوستان نے رسمی طور پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر لی سے اپیل کی ہے کہ وہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں سے سلوک کے معاملہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اگلے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیں

یہ معاملہ اس لئے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے گول میز کانفرنس کے انعقاد سے پہلے ہی گروہ بندی کا قانون منظور کر دیا۔ گول میز کانفرنس کے انعقاد کی سفارش جنرل اسمبلی نے کی تھی اور اس امر کی درخواست کی تھی کہ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ گول میز کانفرنس میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کا معاملہ طے کرنے کی کوشش کریں

سیکیورٹی کونسل مفلوج ہو چکی ہے

"پراودا" کا اعلان

ماسکو ۱۱ جولائی۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار "پراودا" نے نیویارک سے لیک آمدہ اطلاع شائع کی ہے۔ جس میں درج ہے کہ سیکیورٹی کونسل ختم ہو گئی ہے اور اب اسکی حیثیت ایک مردہ جماعت کی سی ہے۔ بچی کھچی جماعت کو امریکہ کا جارحانہ حملہ کرنے والے حلقے اپنے مجرمانہ حرکتوں کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں

اس قسم کے الزامات جنرل کمانڈر اور سنگ کمانڈر انچیف شمالی کوریا نے پنگ یانگ سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے لگائے

سر اوون ڈکسن کی آمد پر سری نگر میں

پاکستان زندہ باد کے نعرے

مظفر آباد ۱۱ جولائی۔ جو پناہ گزین سری نگر سے یہاں پہنچے ہیں انہوں نے بتایا کہ سری نگر میں سر اوون ڈکسن کا خیر مقدم مسلمانوں نے پاکستان کے زندہ باد کے نعروں سے کیا

سر اوون ڈکسن کے جانے کے بعد ان تمام مسلمانوں کو جنہوں نے مظاہرہ کیا اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ گرفتار کر کے جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے

ایک پناہ گزین نے بتایا کہ شیخ عبداللہ کی حکومت غیر مسلموں کو ریاست کی حدود میں آباد کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ اقوام متحدہ کے ایک ممبر نے یہ کہا تھا کہ متارکہ جنگ کے خط کے اس طرف پاکستان میں تمام زمین پر ہل چلا دیا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف ریاست میں تمام علاقہ غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ اس اثر کو دور کرنے کے لئے زبردست پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

سکھوں کی ایک علیحدہ خود مختار سکھ سٹیٹ بنائی جائے

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ اکالی راہنما ماسٹر تارا سنگھ نے مطالبہ کیا کہ سکھوں کے لئے علیحدہ پنجابی صوبہ قائم کیا جائے جس کو خود مختاری حاصل ہو۔ ایک سکھ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے بتایا کانگرس غیر مذہبی ہونے کے دعوے کے پس پردہ ہندو عناصر کا مجموعہ ہے۔ اسلئے سکھوں کا فرض ہے کہ ان کو پنجاب میں علیحدہ صوبہ دیا جائے تاکہ وہ اس صوبہ میں اپنے کلچر اور زبان کی حفاظت کر سکیں اکالی لیڈر نے بتایا۔ مجھے ہندوؤں سے اس کے علاوہ کوئی شکایت نہیں ہے اصلی جھگڑا ہندوؤں اور سکھوں کے مابین نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کے اختلاف مٹائے جا سکتے ہیں۔

پاکستان میں اشتراکیت پھیلنے کا کوئی امکان نہیں ہے (نورالامین)

لنڈن ۱۱ جولائی۔ اسٹار سے ایک ملاقات کے دوران میں مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین نے کہا کہ کوریا کے متعلق وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں اور حکومت پاکستان دونوں ہی نے پرزور طور پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

یہ بتاتے ہوئے کہ آسام اور مشرقی بنگال کی سرحد پر پولیس کی چوکیاں قائم کرنی پڑی ہیں۔ تاکہ ان قبائلیوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کیا جا سکے جو اشتراکی پروپیگنڈے سے متاثر ہو گئے تھے مسٹر نورالامین نے کہا کہ پاکستان میں اشتراکیت کے پھیلنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

انہوں نے اس پر زور دیا کہ عوام اشتراکی نظریات کے بالکل مخالف ہیں مسلمانوں کے لئے اشتراکی اصولوں میں کوئی جاذبیت نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوریا کی جنگ عالمگیر جنگ ہو جائے گی۔ یہ مقامی حد تک رہے گی۔

مسٹر نورالامین نے جو اقتصادی سماجی کونسل کے پاکستانی وفد کے قائد ہیں۔ اسٹار کو بتایا کہ وہ برطانیہ اس لئے آئے ہیں کہ وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو بتا سکیں کہ دونوں بنگال کے درمیان اقلیتی معاہدہ پر کس طرح عمل ہو رہا ہے۔

مسٹر نورالامین نے کہا کہ میں وزیر اعظم کے سامنے اس کی ایک تشفی بخش تصویر پیش کروں گا مشرقی بنگال کی حکومت اور عوام دونوں ہی نے صرف معاہدہ کی شرائط ہی پر عمل نہیں کیا ہے بلکہ وہ اس کا کافی ثبوت دے رہے ہیں کہ وہ اس کو اور بھی وسیع کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریر

لاہور ۱۰ جولائی۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کی ایک پندرہ منٹ کی ایک تقریر لنڈن سے روانہ ہونے سے پہلے ریکارڈ کر لی گئی تھی یہ تقریر بی۔ بی سی سے ۱۲ جولائی کو پونے دو بجے پاکستان سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق براڈکاسٹ کی جائے گی۔

برطانوی وزارت کا اجلاس

لنڈن ۱۰ جولائی۔ برطانوی وزارت کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کوریا کی صورت حالات پر فوجی اور سفارتی پہلو سے غور کیا گیا۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم اٹیلی اس سلسلہ میں آج ایوان عام میں ایک بیان دیں گے۔

مسٹر منٹو بری ہو گئے

لاہور ۱۱ جولائی۔ مشہور افسانہ نگار مسٹر سعادت حسن منٹو کو آج لاہور سیشن جج نے اپیل منظور کرتے ہوئے بری کر دیا ہے۔ آپ کے خلاف "ٹھنڈا گوشت" افسانہ لکھنے پر حکومت نے مقدمہ چلایا تھا۔ ماتحت عدالت نے آپ کو دو ماہ قید اور جرمانہ کی سزا دی تھی۔

کوہاٹ کے دیہات میں آبپاشی

نتھیا گلی ۱۰ جولائی۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ضلع کوہاٹ میں حال ہی میں کنکریٹ کے نئے ٹینک بنائے گئے ہیں۔ ان ٹینکوں سے مختلف دیہات کو پانی دستیاب ہونا شروع ہو گیا ہے یہ ٹینک تقاوی قرضہ اور تجارتی سکیموں کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

فلسطین کے طلباء کے نمائندے لاہور میں

لاہور ۱۰ جولائی۔ مسٹر علی ابوکمال جو فلسطین کی سٹوڈنٹس فیڈریشن کے خاص نمائندہ ہیں۔ آج لاہور پہنچے۔ ان کا لاہور میں پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔

آج مسٹر علی ابوکمال نے طلباء کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں اور تاریخی مقامات کا معائنہ کیا آپ پاکستان کے طلباء کی سیاسی سرگرمیوں کا معائنہ کرنے اور طلباء کی جماعتوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

مولوی عصمت اللہ کی درخواست ضمانت منظور

لاہور ۱۱ جولائی۔ آج ہائی کورٹ لاہور نے مولوی عصمت اللہ صاحب بہلول پوری کی درخواست ضمانت منظور کر دی اور مسٹر جسٹس محمد منیر نے آج صبح آپ کی درخواست پر رہائی کے احکام جاری کر دیئے مکرم مولوی صاحب پر دفعہ ۳۰۲/۱۰۹ کا الزام ہے آپ کی طرف سے مکرم چوہدری اسداللہ خاں بیرسٹر مسٹر جلال الدین قریشی بیرسٹر اور چوہدری عصمت اللہ ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ ملزم کے وکلاء نے اپنی بحث کے دوران میں اس بات پر زور دیا کہ مولوی صاحب نہایت باعزت آدمی ہیں آپ کو محض سیاسی چپقلش کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی فریق ثانی کے رفقاء کار سیاسی طور پر شکست دینے کے لئے کئی دفعہ کوششیں کرتے رہے ہیں (نامہ نگار)

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو اصل کیس میں بھی باعزت بری فرمائے آمین